روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۳/۳۸ | بدھ ۱۷ جمادی الاول ۱۴۰۹ ھجری، ۲۸ فتح ۱۳۶۷ ہش ۲۸ دسمبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم تھوڑے دنوں کیلئے دنیا میں آئے ہو۔ مولا کو ناراض مت کرو

ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے

"اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو! آپ لوگوں میں سے ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اسکی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپرواہ ہے اسکے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اسکی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اسکی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اسکے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں

اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنیوالی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون گانجہ چرس بھنگ تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لیے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جنکی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اسکے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلّی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اسکے لیے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی، کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا۔ یہاں تک کہ مرے گا۔ اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کیلئے اس دنیا میں آئے ہو۔ اور وہ بھی بہت کچھ گزار چکے۔ سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کریگا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے۔ اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے۔ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اسکے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کیطرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اسکے فرائض میں سستی نہ کرو اور اسکے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو۔ اور آسمانی قہر سے ڈرتے رہو۔ کہ یہی راہِ نجات ہے" (کشتی نوح صفحہ ۸۹-۹۲) "اے عزیزو! جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو کہ پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائیگا۔ ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائیگا۔ ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گزر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں مبتلا ہے وہ پکڑا جائیگا۔ ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائے گا.... دیکھو آج میں نے بتلا دیا زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا پکڑا جائے گا۔"

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں:

"راولپنڈی سے اطلاع ملی ہے کہ محترم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی شدید طور پر بیمار ہو گئے ہیں اور پولی کلینک اسلام آباد کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے انکی صحت اور درازیٔ عمر کے لیے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے"

• عزیزم بلال احمد صاحب ابن مکرم کرنل چراغ دین صاحب۔ اسلام آباد نے ایم بی بی ایس کا فائنل امتحان دیا ہے۔

احباب جماعت سے عزیزم کی نمایاں کامیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان کے دوسرے بچے بھی مختلف کلاسز کے امتحان دے رہے ہیں۔ اُن کی کامیابی کے لیے بھی دعا کی درخواست ہے۔

دیگر تمام طلباء کیلئے بھی دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا انس احمد ناظر تعلیم)

اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے
خصوصی درخواستِ دعا

پاکستان کے مختلف شہروں میں متعدد احمدی اسیرانِ راہِ مولیٰ قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں یہ تمام افراد احباب جماعت احمدیہ کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے احباب کی مخلصی اور نجات کی تدبیروں کو کامیاب کرے اور ان سب احباب کو استقامت کے ساتھ قربانی پیش کرنے کی توفیق دے اور اپنی جناب سے ان قربانیوں کو قبول کرکے ان تمام احباب کو اپنے بے پناہ فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ یہ احباب ہیں سکھر کے محترم پروفیسر ناصر احمد قریشی، محترم رفیع احمد صاحب قریشی، ساہیوال کے مکرم رانا نعیم الدین صاحب مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ، مکرم ملک محمد دین صاحب مکرم محمد حاذق صاحب مکرم عبد القدیر صاحب مکرم نثار احمد صاحب اور متعدد دوسرے احباب جن کے ناموں کی فہرست بڑی طویل ہے۔

یہ سب اسیرانِ راہ مولیٰ احباب جماعت کی خاص الخاص دعاؤں کے حقدار ہیں۔

لازمی چندہ جات
(چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ)
اور
تزکیہ اموال ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں
(ناظر مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸ فتح ہش ۱۳۶۷   ۲۸ دسمبر ۱۹۸۸ء

وقفِ جدید

ایک لمبے عرصہ تک وقفِ جدید سے پاکستان کے احمدیوں کی خدمت کا کام سرانجام دیا گیا ہے ان کے اخلاق کی بلندی اور کردار کی برتری کو اونچی سے اونچی سطح تک لے جانے کے لئے معلمینِ وقفِ جدید نے نہایت تندہی سے اپنے فرائض کی سرانجام دہی کی ہے۔ اور جہاں جہاں پر بھی وقفِ جدید کے ذریعہ احمدیہ جماعت کے بچوں اور بڑوں کی طرف توجہ کی گئی ہے نتائج حوصلہ افزا رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ دیگر ایسے مقامات جہاں پر وقفِ جدید کو اپنے کام کی توسیع کا موقع نہیں ملا وہاں سے بار بار اس بات کی درخواستیں آئی ہیں کہ یہ کام اب وہاں بھی شروع کیا جائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے وقفِ جدید کی افادیت کے پیشِ نظر اس کام کو ساری دنیا میں پھیلانے کا ارشاد فرمایا ہے جہاں جہاں دنیا بھر میں احمدی جماعتیں موجود ہیں وہاں وہاں ان کے اخلاق اور ان کے کردار کی نہ صرف حفاظت کے لئے بلکہ ان کی بلندی کے لئے کوششیں شروع کرنے اور انہیں جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے حال ہی میں ناظم ارشاد وقفِ جدید بیرونی ممالک کا دورہ کرکے واپس تشریف لائے ہیں ان کے دورہ کے دوران یہ بات واضح طور پر سامنے آئی کہ جماعتوں کو اس قسم کی خدمت کی از حد ضرورت ہے انہیں اس بات کا احساس ہے کہ ان کے بچوں اور ان کے بڑوں کی راہنمائی کے لئے کوئی معلّم وقفِ جدید ان کے پاس موجود ہوں چنانچہ انتظامات کئے جا رہے ہیں کہ ساری دنیا میں معلمینِ وقفِ جدید کی تقرری کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی بلند کرداری کو اور بھی زیادہ بلند کیا جائے خدا کرے کہ ہم ساری دنیا کے احمدیوں کے کردار کو زیادہ سے زیادہ بلند ہوتا دیکھیں اور وہ اپنے معاشرے پر نیک اثرات پیدا کریں۔

وقفِ نَو

اسی طرح وقفِ نَو کی سکیم بھی جو دنیا بھر کی احمدی جماعتوں میں جاری ہے اس کی ہم یاد دہانی کروانا چاہتے ہیں۔ وقفِ نَو کی

باقی صد۶ پر

چین جانا پڑے تو جاؤ تم
علم کا نُور لے کے آؤ تم
روشنی پھول بھی ہے اور پھل بھی
اس سے اپنا وطن سجاؤ تم

ابو الاقبال

منزل مجھ سے دور نہیں

مانا کہ مرے غم خانے سے دار و رسن کچھ دُور نہیں
لیکن میری دنیا میں ڈر جانے کا دستور نہیں

میں آپ کمندیں ڈالونگا افلاک کے چاند ستاروں پر
اس فرشِ زمیں کو اپنانے پر میں کوئی مجبور نہیں

ہر شخص کی استعداد الگ ہر شخص کا ذوق اپنا اپنا
نعرہ تو لگاتے ہیں لیکن کچھ لوگ ہیں جو منصور نہیں

وہ اپنے حال پہ اِترائیں میں اپنے حال میں مست رہوں
وہ مجھ ایسے درویش نہیں میں ان جیسا مزدور نہیں

کیا آپ نے اس دنیا میں کہیں ظالم کو پنپتے دیکھا ہے
مظلوم ہمیشہ پنپتا ہے وہ ایسا مقہور نہیں

میدان میں لوگوں کو لاؤ اور ایک الاؤ سلگاؤ
پھر دیکھو اسے منظور ہے کیا اور کیا اسکو منظور نہیں

از خود تو بنو جو چاہو تم کیا عرش سے بھی آئی ہے صدا
ہر شخص کلیم نہیں بنتا ہر ایک پہاڑی طور نہیں

میں اپنے اِرادوں کو کیسے خاموشی ہی سے بہلاؤں
یہ ایسی صدا کے قائل ہیں جو زیرِ لب مستور نہیں

میں اور نسیمؔ بھٹک جاؤں منزل کو گوارا کب ہو گا
میں اس منزل کی گود میں ہوں منزل مجھ سے کچھ دُور نہیں

نسیمؔ سیفی

سہوِ کتابت

۲۶ دسمبر کے اشاعت میں اداریے میں پہلی سطریوں پڑھی جائے۔
"حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ کو پہلے جلسہ سالانہ کا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ سپین کے جلسہ سالانہ کیلئے حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام

مستقل عزم لیکر اُٹھیں اور اپنی اپنی طاقت کے مطابق محنت کریں

پریس رابطہ میں آپ آگے ہیں لیکن دعوت الی اللہ میں بہت پیچھے ہیں

آپ سے مجھے وہ خوشخبریاں نہیں مل رہیں جو دنیا بھر سے ہر روز مل رہی ہیں

میرے پیارے عزیزو!

....

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ سپین اپنا سالانہ جلسہ ۲۱، ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور اس کے شرکاء کو حضرت بانی سلسلہ کی ان دعاؤں کا حقدار بنائے جو آپ نے ان للٰہی جلسوں میں شامل ہونے والوں کے لئے خدا کے حضور کی تھیں۔ ہمارے یہ جلسے خالصتہً دینی و روحانی اغراض کے ماتحت منعقد کئے جاتے ہیں اس لئے ان میں شامل ہونے والوں کو اپنے اوقات بکثرت دعا اور ذکر الٰہی میں گزار کر اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جہاں تک جماعت احمدیہ سپین کا تعلق ہے۔ میرا تاثر یہی ہے کہ گو...... آپ پریس وغیرہ سے رابطہ میں کئی یورپین ممالک کی جماعتوں سے آگے ہیں اور اس لحاظ سے اپنی طاقت سے بڑھ کر کام کرنے کی سعادت پا رہے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں (دعوت الی اللہ) کے میدان میں آپ بہت پیچھے اور آپ کی طرف سے وہ خوشخبریاں مجھے نہیں مل رہیں جو دنیا بھر کی جماعتوں اور احباب جماعت کی طرف سے ہر روز مجھے مل رہی ہیں۔ حالانکہ آپ کے پاس وسیع مواقع موجود ہیں۔ ہم نے تو یہ عہد باندھ رکھا ہے کہ ہم سپین کو دین حق کے لئے جیتنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے ایک مستقل عزم لے کر اٹھیں اور اپنی اپنی طاقت کے مطابق محنت کریں اور ہر ایک خدا تعالیٰ سے یہ امید لگا بیٹھے کہ وہ اس کی محنت کو اس کی نسبت سے بہت بڑھ کر شیریں اور دائمی ثمرات عطا فرمائیگا اور آئندہ جاری ہونے والی بعض سپینش...... نسلوں کا روحانی جدامجد بنائے گا۔ اور کثرت سے سپینش خاندان اپنے آئندہ آغازِ دین حق، کی تاریخ ان کے نام سے شروع کریں گے۔

جہاں تک جماعت کی انتظامیہ کا تعلق ہے۔ یہ کام ٹھوس منصوبہ بندی کا متقاضی ہے تاکہ ایک مربوط نظام میں منسلک ہو کر ہر فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اس نیک کام میں شریک ہو۔ آپ کی دعا کی مدد سے اللہ پر توکل کرتے ہوئے ایسی کمر ہمت کسیں کہ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اپنی دعوت الی اللہ کو دن بدن زیادہ جاذب اور پُر کشش اور مؤثر بناتے چلے جائیں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو (آمین)

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

(امام جماعت احمدیہ)

جبتک آپ خدا والے بن کر نہیں دکھاتے کوئی آپکی بات پر اعتماد نہیں کریگا

آپ خدا کا ولی بن کر دکھائیں سارے خطرے دور ہوجائینگے

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی تصریحات

مغرب میں بسنے والے احمدیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے ایسے لوگ جو میرے ولی بن کر نیکیاں کرتے ہیں ان کے متعلق میرا وعدہ یہ ہے کہ ان کی نیکیوں کا پھل لازماً دنیا میں بھی دوں گا اور آخرت میں بھی دوں گا۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جس میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں دیکھوگے یہ ایک اتنا عظیم الشان اور قوی وعدہ ہے کہ ایک عاشق کے لئے کیا جا سکتا ہے ورنہ دنیا میں عام نیکی کے نتیجہ میں اتنے عظیم الشان پیار کا اظہار خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ خدا کا ولی بننے کی کوشش کریں پھر آپ کو سچی خوابیں بھی آئینگی۔ پھر آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے مخاطبہ کا تعلق بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ مکالمہ کا تعلق بھی پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ ولایت کے رستے میں ہر قدم آسان ہو جاتا ہے۔ اس پہلو سے آپ اس سبق کو یاد رکھیں گے تو پھر مجھے یقین ہے کہ یہ جو خطرے ہیں کہ یہاں کا معاشرہ خدانخواستہ آپ پر غالب نہ آجائے یہ سارے خطرے ختم ہو جائیں گے جو لوگ دنیا کے ہو کر رہ جاتے ہیں...... دنیوی نعماء پر طمانیت پا جاتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں دنیا کے ہو کر رہ جاتے ہیں ان کا آخرت سے تعلق کلیۃً کٹ جاتا ہے۔ ولایت کے مضمون میں بھی ایک اطمینان کا ذکر ہے...... طمانیت تو بہر حال انسان چاہتا ہے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اطمینان قلب کے بغیر انسان زندہ رہ سکے فرمایا فرق یہ ہے کہ بعض لوگ دنیا کی نعمتیں پاتے ہیں تو ان کا دل لگ جاتا ہے اور ان کو سکون آجاتا ہے وہ دنیا کی نعمتوں سے چمٹ کر بیٹھ جاتے ہیں لیکن کچھ خدا کے اور بندے ہوتے ہیں جو خدا کی محبت میں مبتلا ہوتے ہیں ان کو جب تک خدا کی یاد نہ آئے۔ سکون قلب حاصل نہیں ہوتا۔

یورپین و امریکن وغیرہ: یہ بڑے ذہین لوگ ہیں دنیا کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ لمبی علمی جستجو کے ذریعہ مشاہداتی دنیا میں اپنے نظریات کو بار بار پرکھنے کے بعد ان میں خدا تعالیٰ نے اس فطری ملکہ کو جلا بخش دی ہے جو ہر انسان کو عطا ہوتی ہے لیکن بعض لوگ اسے بار بار استعمال کر کے اور اسے مزید بہتری کے نقوش پیدا کرتے ہوئے اسے ایک بلند مقام تک پہنچا دیتے ہیں اور وہ فطری ملکہ ہے کہ کسی دعویدار کے دعویٰ کی پہچان کرنا قوموں میں لمبے تجربہ کی وجہ سے یہ ملکہ خود چمک اٹھتا ہے...... ہر چیز کو جان کر پرکھ کر یہ معلوم کرنے کے عادی ہو چکے ہیں کہ دعویٰ سچا بھی ہے کہ نہیں اور یہ چیز مفید بھی ہے کہ نہیں پس ان کے سامنے دین کو پیش کرنا یعنی اس دین کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین دلکش مذہب تھا دو طرح سے ہمارے لئے بہت مشکل امر ہے۔ اول یہ کہ ہمارے دین کی پہلی تصویر جو ان کے ذہنوں پر قائم ہے وہ بہت ہی بگڑی ہوئی ہے۔ ان نقوش کو پہلے مٹانا ہوگا دوسرے محض دعویٰ اور دلائل سے یہ آپ کی بات نہیں مانیں گے ...... ان کے سامنے جب آپ اپنا دین پیش کریں گے تو محض زبانی دعووں پر اسے تسلیم نہیں کریں گے اگر زبانی دعووں سے ہی کسی مذہب کو قبول کرنا ہوتا تو عیسائیت کے قبضہ سے نکل کر یہ باہر کی طرف سفر کیوں شروع کرتے۔

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان اور اس کے شہر

ایک بہتر شہر کی جانب

شہران لوگوں کی طرح جوان میں رہتے ہیں، زندہ اجسام ہوتے ہیں، وہ برابر پھیلتے رہتے ہیں لیکن ان کے اس پھیلاؤ میں ہمیشہ ہم آہنگی نہیں ہوتی۔ ایک عمدہ توازن کی خاطر بہتر شہر کو منجملہ دوسری چیزوں کے ایک اچھا محل وقوع، چاروں طرف سبزہ زار، درمیان میں پارک، پینے کے لئے بہ افراط پانی، دلپذیر مکانات اور باقاعدگی کے ساتھ گاڑیوں کی آمد و رفت ضروری ہے۔ ماحول سے متعلق دور رس ترقیاں انسان کے لئے اپنے شہروں میں اچھی طرح رس بس جانے کے کام کو زیادہ آسان بنا دیتی ہیں اور آئندہ شہریت پسندی کی اس دنیا میں شہر والوں کی صحت کو ترجیح دینی چاہیئے:

پچھلے چالیس سال میں ماہرین عمرانیات اور شہر کی منصوبہ بندی کرنے والے برابر یہ کہتے رہے ہیں کہ وہ شہر، جو ہم کو انیسویں صدی سے ورثے میں ملے ہیں، اس بیسویں صدی میں رہائش کے لئے ناموزوں ہیں۔ اب نئے تصورات کا وقت آگیا ہے۔ اس عقیدے کی، جس کے ہمنوا لوئی گارنیر، آگسٹ پیرٹ اور لاکور بوزئے جیسے ماہرین فن تعمیرات ہیں، ہمیشہ عالمگیر مخالفت رہی ہے۔ پھر بھی نئے شہروں کی منصوبہ بندی کے اصولوں نے، جو انہوں نے معین کئے تھے۔ آج ساری دنیا کا دل موہ لیا ہے۔ آج تمام جدید شہران اصولوں کے مطابق بسائے جاتے ہیں جو ۱۹۳۰ء کے بعد مرتب ہوئے تھے۔ گھروں کو دھوپ اور تازہ ہوا ملنی ضروری ہے۔ وہ ایک دوسرے کے قریب نہ ہوں۔ اداسی پھیلانے والے صحنوں سے بچنا چاہیئے۔ صنعتی کارخانوں کو رہائشی علاقوں سے دور رکھا جائے۔ باغیچوں کا وجود تازگیٔ حیات کے لئے لازمی ہے۔ اس طرح شور و غل اور گندگی میں کمی ہو جائیگی۔

علاوہ ازیں کم سے کم آسائشوں نے، جن کے تحت گرم پانی، ایک مرکز سے کمروں کو گرم رکھنے کا نظام، غسل خانے اور غلیظ پانی کی نکاسی ممکن ہو سکے۔ صفائی ستھرائی کے اصولوں کو آبادی کے ان بعض طبقات میں رواج دے دیا ہے جو قبل ازیں ان سے ناواقف تھے۔

سابقہ غلطیوں کا ازالہ

پھر بھی ضرورت پر مبنی جدید شہر تعمیر کرنے کی خواہش نے چند غلطیوں کا ارتکاب کرا دیا ہے جن سے آئندہ بچنا چاہیئے۔ جدید فن تعمیر میں یہ قطعی طور پر ضروری ہو گیا ہے کہ باہر نکلنے والی کھڑکیاں جنوب رویہ ہوں۔ یہ سرد ملکوں کے لئے بہت ہی عمدہ خیال ہے لیکن گرم آب و ہوا میں محض حماقت کہا جا سکتا ہے۔ لابروزئے کو، گھروں میں دھوپ آنے کی وکالت کرنے کے بعد، اپنے تصورات پر نظر ثانی کرنی پڑ گئی۔

بہت سے نئے مضافات نے جن کو کھلے مقامات پر قائم کیا گیا تھا، اپنے مکینوں کو مجبور کیا کہ وہ ہوا کے تھپیڑوں، کہر اور گرد و غبار والے علاقوں میں آباد ہوں جو رہائشی مقاصد کے لئے قطعی غیر موزوں تھے۔ اس سے قبل تعمیر کرنے والوں نے ان قطعات زمین کو نظر انداز کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ اپنے کاروبار کو اچھی طرح جانتے تھے۔

شہروں کی منصوبہ بندی کرنے والوں کا فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے تعمیری قطعات کے مناسب استعمال کا جائزہ لیں۔ گرم ممالک میں سبزہ زار تھوڑے تھوڑے فاصلے پر پانی کی نہروں یا فواروں کے ساتھ ساتھ بکثرت بنائے جائیں۔

اس کے برعکس سرد ممالک میں تعمیری مواقع اس طرح منتخب کئے جائیں کہ وہاں سورج کی شعائیں بخوبی پہنچ سکتی ہوں۔ شہری منصوبہ بندی کی اسکیموں کے لئے دو عناصر بطور خاص راس آتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ایک طرف تالابوں، جھیلوں اور دریاؤں جیسے آبی مراکز ہوں، اور دوسری طرف جنگل بیابان ہوں۔ موٹروں کے راستے شہروں کی پیچیدہ راہوں کو چاروں طرف سے گھیرے رہیں اور رابطہ سڑکوں کے ذریعے ان سے ملے رہیں

انتہائی حدیں

بہت چھوٹے قصبات اجتماعی یا ثقافتی زندگی کو زیادہ پروان نہیں چڑھاتے لیکن شہری فروغ کی ایک انتہائی حد بھی ہوتی ہے جس سے گذر جانے کے بعد دشواریاں لاحق ہونے لگتی ہیں۔ بڑے شہر بھاری اجتماعی بوجھ اٹھانے میں پہل کرتے ہیں۔ افراد جم غفیر میں کھو جاتے ہیں۔ فاصلے ناقابل عمل بن جاتے ہیں۔ تفریحات کے مرکز گھروں سے دور ہوتے ہیں۔ افلاطون نے محسوس کیا تھا کہ اعلیٰ قسم کی بستی وہ ہے جس میں پانچ ہزار سے زیادہ متنفس نہ رہتے ہوں۔ اس زمانے کے شہر بسانے والے اس ہندسے کو بڑھا کر پچاس اور پچھتر ہزار کے درمیان رکھ سکتے ہیں۔ لیکن شائد اس تخمینے میں اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا گیا ہے کہ اگر کسی شہر کی آبادی تین چار لاکھ سے کم ہو تو ثقافتی اعتبار سے اس کے لئے ہر لحاظ سے خود کفیل ہونا دشوار ہو جاتا ہے۔ روس کی سرزمین پر تجربے نے ظاہر کیا ہے کہ فولاد کے کارخانے کے لئے ضروری ہے کہ قریب کے شہری مرکزوں کی آبادی سوا اور ڈیڑھ لاکھ کے درمیان ہو۔ البتہ ایک شہر کو چند مضافاتی حصوں میں تقسیم کر کے ایک درمیانی راہ نکالی جا سکتی ہے جیسا کہ لندن کے چاروں طرف پھیلے ہوئے طفیلی قصبات کے نظام سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ جب مرکزوں کو چھ یا سات ہزار باشندوں کی خود کفیل ٹکڑیوں میں تقسیم کر دیا جائے تو یہ عمل قابل قبول ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں گھر محض ایک پناہ گاہ نہیں رہتا بلکہ اس پیچیدہ نظام کا ایک جزو بن جاتا ہے جس میں وہ ساری آسائشیں موجود ہوں جو جسمانی اور دماغی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے نیز معاشرتی، خاندانی اور انفرادی فلاح و بہبود کو فروغ دینے کے لیے درکار ہوتی ہے۔

گندگی کے خلاف

انیسویں صدی میں عقیدہ یہ تھا کہ گندگی ایک ناقابل علاج برائی ہے جس نے تہذیب پر اپنا مذموم رنگ جما رکھا ہے۔ لیکن آج ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اگر نئی بستیوں کا نقشہ صحیح طور پر تیار کیا جائے تو گندگی سے دامن بچایا جا سکتا ہے اور پرانی بستیوں کو بھی کسی حد تک اس سے نجات مل سکتی ہے۔ البتہ ترقی پذیر ملکوں میں آج بھی کوڑے کرکٹ اور غلیظ پانی کی نکاسی کا سوال ایک دشوار مسئلہ بنا ہوا ہے۔ پچھلے دس سال میں یہ محسوس کیا گیا ہے کہ غلیظ پانی کی نکاسی کے بعد جو سینکڑوں نئے کیمیائی مادے جوں کے توں باقی رہ جاتے ہیں، ایک بہت ہی دشوار مسئلہ بن گئے ہیں۔ اس دوران میں صفائی کرنے والی بہت سی اشیاء ایجاد ہوئی ہیں لیکن ان کی آمیزش کے باوجود بعض دریاؤں میں شامل ہونے والی غلاظت سے ہزاروں مچھلیاں مر جاتی ہیں۔ ایندھن بننے والے تیل سے سمندروں کے ساحل آلودہ نظر آتے ہیں اور قریب کے نباتی اور حیوانی ذخیرے خطرات میں گھر جاتے ہیں۔ کیونکہ غلاظتوں کے ڈھیر ریڈیائی انعکاسات کے مرکز ثابت ہونے لگتے ہیں۔

کوڑے کرکٹ کو جمع کرنے اور ٹھکانے لگانے کے طریقے ہنوز اعلیٰ ترقی یافتہ ملکوں میں پوری طرح منظم نہیں ہو سکے ہیں۔ اگر مدعا یہ ہو کہ غلاظتوں کے ڈھیر گلنے سڑنے کے بعد تپ محرقہ، پیچش، ہیضے اور طاعون جیسے امراض پھیلانے کا باعث نہ بنیں تو گرم علاقے والے ملکوں پر فوراً گہری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ غلاظت کو ٹھکانے لگانے کے عمل میں سڑا کر یا جلا کر بھسم کرنے کے، گڑھوں میں بھرائی کرنے کے، نالیوں کے ذریعے نکاس کرنے کے، سمندر میں پھینکنے کے اور دوسرے طریقے شامل ہیں۔ سڑا کر بھسم کرنے سے کچھ ضمنی پیداوار بھی حاصل کی جا سکتی ہے لیکن اسے لانے لیجانے کا خرچہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ شہروں میں گرمائی پیدا کرنے کے خیال سے جلا کر بھسم کرنے کا طریقہ زیادہ منفعت بخش نہیں ہوتا۔

کھاد بنانے کی خاطر چکنی چیزوں کی بازیابی کا عمل بھی اب فرسودہ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد صرف نالیوں کے ذریعے نکاسیٔ آب کا طریقہ باقی رہ جاتا ہے۔ غلاظت کو ٹھکانے لگانے کے اور طریقے معلوم کر کے انجینئر کافی مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ بیماریاں پھیلانے والے جراثیم اور گلانے سڑانے والے مادوں کی تباہی کے لئے نئے کیمیائی، میکانیکی، گرم تاب اور حیاتیاتی طریقے اختیار کرنے پر زور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا جاتا ہے۔ جب تک اس مسئلے کا کوئی انقطاعی حل نہ نکلے، ترقی پذیر ملک اپنے بڑھتے ہوئے شہری علاقوں کے لئے کچھ نہ کچھ کرنے کی خاطر عارضی طریقوں پر ہی عمل کر سکتے ہیں۔

پیاسا شہر

وسیع شہری علاقوں کے لئے آب رسانی کا مسئلہ بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نیو یارک جیسے مقامات کے لئے پینے کا پانی حاصل کرنے کا واحد قابل عمل حل یہ ہے کہ سمندری پانی سے کھار نکال دیا جائے۔ اس طرح ہر ملک میں سطح زمین پر بہنے والے اور زیر زمین پائے جانے والے آبی وسائل کا جائزہ لینا ناگزیر ہو گیا ہے۔ تاہم فراہمیٔ آب کے قدرتی ذرائع غیر محدود نہیں ہیں اور بہت سے مقامات پر استعمال شدہ پانی کو جمع کر کے اور صاف کر کے صنعتی یا زراعتی مقاصد کے لئے دوبارہ کام میں لایا جا سکتا ہے۔ بارش کے پانی کا بھی باقاعدہ ذخیرہ جمع کرنا ایک اچھا خیال ہو سکتا ہے۔

بہت سے ملکوں میں تقسیم آب کے طریقے بالکل ناقص قسم کے ہیں اور عالمی ادارۂ صحت کے ماہرین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اجتماعی اقتصادی معاشرتی اور ثقافتی ترقی کی خاطر صحت بخش پانی فراہم کرنے کے لئے نلوں کا عمدہ نظام قائم کرنا قطعی طور پر لازمی ہو گیا ہے۔ تمام باشندوں کے لئے صاف پانی فراہم کرنا صرف انسانی اعتبار ہی سے مطلوب نہیں ہے بلکہ اقتصادی لحاظ سے بھی مفید ہے۔ یہ ملحوظ رکھتے ہوئے کہ پانی سے پھیلنے والی بیماریاں ہر سال پچاس کروڑ انسانوں کو متاثر کرتی ہیں، فارغ ہو جانے والے اوقاتِ کار کا نقصان بے قیاس کہا جا سکتا ہے۔ جب پانی کی تقسیم تھوڑے تھوڑے وقفے سے ہو یا بے قاعدہ ہو اور کافی دیر تک نلوں میں پانی کا دباؤ گرا رہے تو ناقص نلوں میں غلیظ پانی گھس کر اچھے پانی کو بھی خراب کر دیتا ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ پانی کے بہاؤ کو باقاعدہ کیا جائے اور اس کا دباؤ بھی یکساں رہے۔ بہت سے شہروں میں دو قسم کا پانی میسر آتا ہے۔ پینے کا پانی اور ایسا پانی جو انسانی استعمال کے لئے نامناسب ہوتا ہے۔ اس لئے یہ مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ ترقی پذیر علاقوں میں پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے نلوں پر میٹر لگائے جائیں۔

بزرگ شہری

نام نہاد مضافاتی شہروں نے ایک مسئلہ جو اب تک حل نہیں کیا ہے، بوڑھے لوگوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ سوچا جاتا تھا کہ بوڑھے لوگ شہروں میں اپنی عملی زندگی گذار لینے کے بعد دیہات میں چلے جایا کریں۔ آج انسان نے عمروں کے لحاظ سے مختلف گروپ بنا کر ایک قسم کی علیحدگی کا نظام قائم کر لیا ہے۔ بچے اسکول میں یا باغِ اطفال (کنڈر گارٹن) میں داخل کر دیئے جاتے ہیں۔ نوجوان اپنے اپنے کام پر لگ جاتے ہیں اور بوڑھے لوگ اپنے مخصوص اداروں میں چلے جاتے ہیں لیکن یہ سب کچھ شدید نفسیاتی پریشانیوں کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ اسمیں شک نہیں ہے کہ ضعیف العمر لوگوں کی رہائش کا انتظام کرنا ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں میں یکساں اہمیت رکھتا ہے کیونکہ پینسٹھ سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کی تعداد ہر جگہ بڑھتی جا رہی ہے۔ بوڑھے لوگوں کو اپنے بچوں اور دوسرے افرادِ خاندان کے ساتھ رہنے دینا کسی طرح بھی ایک اطمینان بخش حل نہیں کہا جا سکتا لیکن ان کو مانوس ماحول سے دور لے جا کر بسانا بھی کچھ کم نقصان دہ ثابت نہیں ہوا ہے۔ ملک کے بیچوں بیچ میں ضعیف لوگوں کی بستیاں قائم کرنے کی بھی ہمت افزائی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ ضعیف لوگ شہری علاقوں میں باغیچوں، خرید و فروخت کے مرکزوں اور تفریحات کے مقامات کے قریب بہتر زندگی بسر کرتے ہیں۔ عمدہ حل یہ ہے کہ انہیں بھی فلیٹوں کے اسی بلاک میں رہنے دیا جائے جس میں ان کی نوجوان پود آباد ہے۔ لیکن وہ نیچے کی منزل میں رہیں تاکہ سڑک تک آمد و رفت میں آسانی ہو۔

نیا شہری نظام

شہری حالات پر اصولِ معاشرت کے اطلاق سے یعنی بہت سے کاموں میں معاشرتی تحلیل نفسی اور کارکنوں کی اجتماعی کوششوں سے شہر کے موجودہ نمونے کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں شہری منصوبہ بندی، انجینئرنگ، فنِ تعمیر، آرٹ، اقتصادیات، نظم و نسق اور صحتِ عامہ اور ایسے ہی دوسرے موضوعات قابلِ غور ہیں۔ تاہم فی الحال شہری منصوبہ بندی اور بڑے پیمانے پر "مکرر ترقی" کا تصوّر اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ چند دفاتر کے دروازوں پر ناموں کی تختیاں لگ گئی ہیں۔ رہائشی امور میں کوئی ترجیحی طریقہ اختیار کرنا زیادہ تر ایک سیاسی نوعیت کا مسئلہ بن کر رہ گیا۔ بہت سے ملک قدم اٹھانے سے گریز کرتے ہیں کہ کوئی ہنگامہ نہ ہو جائے۔ لیکن اگر عمدہ قسم کے مکانات سب کے لئے فراہم کرنے ہوں تو ضروری ہے کہ تعمیر کی قوتیں بڑے پیمانے پر عمل میں لائی جائیں۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ تعمیر کا کام صنعتی اعتبار سے خوب ترقی کر جائے۔ صنعتی اعتبار سے بننے والی عمارتوں میں جو معیار پیش نظر رکھے جائیں، ان پر اسی طرح وقتاً فوقتاً نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہوگی جیسے کہ موٹروں کی ساخت میں ان کا انداز بدلتا رہتا ہے۔ فلیٹوں کے ایک ہی بلاک میں مکانات مختلف سائز کے اور مختلف انداز کے رکھے جائیں تاکہ اس بات کی ضمانت ہو سکے کہ افرادِ خاندان کے بڑھنے کے ساتھ سب کی گنجائش نکل آئیگی اور نقلِ سکونت ضروری نہیں ہوگا۔

علاوہ ازیں ہر علاقے میں کرائے کا پیمانہ بھی مختلف ہونا چاہیئے تاکہ علیحدگی کی صورت ممکن نہ ہو۔ رہنے اور کام کرنے کے مقامات کے درمیان تیزی کے ساتھ آمد و رفت اور دوسری سہولتوں کا انتظام ہونا چاہیئے اور اس کے لئے لازمی ہے کہ شہری منصوبہ بندی کے کام میں ٹریفک کی منصوبہ بندی کو بھی شامل کیا جائے۔

عالمی ادارۂ صحت نے شہری منصوبہ بندی کے ماہرین، صحت عامہ کے منتظمین اور صحتی انجینئروں کے مابین قریبی تعلق قائم کرانے کی کوشش کی ہے لیکن یہ تعاون ابھی کوئی قاعدہ کلیہ نہیں بنا ہے۔ تاہم اگر شہر تین قدرتی وسائل سے یعنی زمین، پانی اور ہوا سے پوری طرح استفادہ چاہتے ہوں اور ان کا نظام پوری مستعدی کے ساتھ قائم رکھنا مقصود ہو تو ضروری ہے کہ ڈاکٹروں اور صحتی انجینئروں کے درمیان تعاون کی صورت پیدا کی جائے اور اس نظام کی اچھی طرح نگرانی کی جائے۔ اسے قدرت کے رحم و کرم پر نہ چھوڑا جائے۔ ہر شہر میں ماحول کو صحت مند بنانے کے خیال سے منصوبہ بندی کا ایک مستقل محکمہ قائم کیا جائے جس کے لئے افراد عملہ کی تعداد اور اخراجات کی رقم حسب ضرورت ہو۔ اس کے علاوہ رائے عامہ کو استوار رکھنے کے لئے درسی کارروائی کا ایک پروگرام مرتب کیا جائے۔

رہائشی جگہ کی تعریف یہ نہیں کی جا سکتی کہ وہ رقبے کے لحاظ سے اتنے مربع گز ہو۔ اس کا انحصار مکان کی وضع قطع اور قرب و جوار کے ماحول پر ہے اور کچھ دار و مدار ثقافتی روایات پر بھی ہے۔ مکان کو صرف پناہ گاہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ وہ اس کُل کا ایک جزو ہے جو معاشرتی روابط اور خلوص قائم رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

احمدی فوجی احباب متوجہ ہوں

وہ تمام احمدی احباب جو مسلح افواج کے تینوں شعبوں بری۔ بحری اور فضائی سے تعلق رکھتے ہیں اور جنہوں نے ۱۹۴۸ء، ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء یا دیگر جنگوں میں حصہ لیا۔ وہ اپنے کوائف سے مطلع کریں۔ انہوں نے کونسا میڈل حاصل کیا۔ جنگ میں کس محاذ پر تھے۔ ان کی کارکردگی کا ذکر کسی جگہ شائع شدہ ہو یا ریکارڈ ہو تو بھی مطلع فرمائیں۔ اگر ایسے احباب فوت ہو چکے ہوں تو ان کے لواحقین یا دوست یہ اعلان پڑھیں تو احمدی فوجی احباب کے بارہ میں مطلع فرمائیں۔

خاکسار ایسے احباب کے بارے میں لکھنا چاہتا ہے تاکہ قوم کی یہ امانت شایانِ شان طریق سے ریکارڈ کی جا سکے

(مرزا خلیل احمد قمر۔ وقف جدید ربوہ)

شرح چندہ الفضل

سالانہ ــــــ ۴۰۰
ششماہی ــــــ ۲۰۰
سہ ماہی ــــــ ۱۰۰
خطبہ نمبر سالانہ ــــــ ۱۰۰

بقیہ: حضرت امام جماعت کی تصریحات

...... اس لئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کس طرح اس چیلنج کو کامیابی کے ساتھ قبول کریں اور اس پر غالب آئیں۔ اسکا یہی جواب ہے ......

جب تک آپ خدا والے بن کر نہیں دکھاتے اس وقت تک آپ کی بات پر کوئی اعتماد نہیں کرے گا ...... اس عملی تبدیلی کے ساتھ اگر آپ ان کو خدا کی طرف بلائیں گے کہ آپ کے اندر خدا کی صفات جلوے دکھانے لگی ہیں۔ خدا کے رنگ آپ پکڑ گئے ہیں تو پھر آپ دیکھیں کہ آپ کی دعوت میں کتنی غیر معمولی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہزار باتوں کی بجائے تقویٰ سے قوت پانے والا بعض اوقات ایک فقرہ بھی وہ رنگ دکھاتا ہے جو ہزار باتیں نہیں دکھا سکتیں اس لئے سب سے زیادہ زور اس بات پر دیں کہ جس کے آپ نمائندہ ہیں اس کی نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی عالم بقا کے لوگ بننے کی کوشش کریں جو دنیا سے ہر طرح کا تعلق رکھتے ہوئے بھی دنیا سے بھی بے نیاز ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ سے زیادہ مفید کاموں میں اپنے اوقات کو صرف کریں

محنت سے کام لیں اور دوسروں سے زیادہ فصل پیدا کرنے کی کوشش کریں

حضرت فضل عمرؓ نے ایک مجلس مشاورت میں جماعت کے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا :-

ہماری جماعت کے اندر یہ روح ہونی چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مفید کاموں میں اپنے اوقات کو صرف کریں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس طرف ہماری جماعت کے دوستوں کو بہت ہی کم توجہ ہے ..... ہماری جماعت کا سینکڑوں آدمی اپنی طاقتیں ضائع کر رہا ہے مثلاً زمیندار ہیں۔ پانچ پانچ دس دس ایکڑ زمین ہوتی ہے مگر گھر کے سارے افراد اس کے ساتھ چمٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ فاقے کرتے ہیں، تکلیفیں اٹھاتے ہیں مگر زمین چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے حالانکہ اصل طریق یہ ہوتا ہے کہ یا تو کچھ افراد اور پیشے اختیار کر لیں اور زمینداری چھوڑ دیں اور یا پھر وہ زمینداری پر ہی انحصار نہ رکھیں بلکہ ساتھ ساتھ اور کام بھی شروع کر دیں مثلاً سبزی ترکاری بونی شروع کر دیں یا باغ لگالیں۔ یا پولٹری فارم کھول لیں یا بھیڑ بکریوں کے ریوڑ پال کر آمد بڑھائیں یا بھینسیں رکھ لیں اور ان کا دودھ بیچیں۔ غرض سینکڑوں طریق ہو سکتے ہیں جن سے وہ اپنی آمد بڑھا سکتے ہیں اور درحقیقت انہیں طریقوں سے پانچ ایکڑ زمین پر گذارہ ہو سکتا ہے ورنہ پانچ سات ایکڑ میں ایک خاندان کا پلنا بالکل ناممکن ہوتا ہے

دوسرا طریق یہ ہوتا ہے کہ اپنے خاندان میں سے ایک دو کو زمین پر بٹھا دیا جائے اور دوسرے باہر نکل کر محنت مزدوری کریں مگر ہمارے ہاں ایسا نہیں کیا جاتا ہمارے ملک میں تین آدمی ایک آدمی کے کام پر لگے رہتے ہیں جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ دو آدمی اپنی زندگی بے کار ضائع کر دیتے ہیں۔ یورپ میں ایسا کبھی نہیں ہوگا وہاں گھر کی آمد بڑھانے کا ایک ذریعہ اگر ان کے نزدیک ناکافی ہوگا تو وہ فوراً دوسری جگہ جا کر کام شروع کر دیں گے اور اس طرح اپنی حالت کو بہتر بنالیں گے۔

پھر مزدوری کے علاوہ پیشہ ایک ایسی چیز ہے جو نہایت کارآمد ہے۔ ہمارے ملک میں صنعت و حرفت کا میدان بہت وسیع ہے اور اگر ہمارے ملک کے افراد کوشش کریں تو دوسرے ممالک سے وہ کئی گنا زیادہ ترقی کر سکتے ہیں مگر افسوس ہے کہ اس طرف بہت کم توجہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر آپ لوگ تھوڑی سی بھی توجہ کریں تو بعض صنعتوں کو آسانی سے اختیار کر سکتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ہماری طاقت کئی گنا بڑھ سکتی ہے .... پس ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے افراد نجاری، معماری اور آہنگری وغیرہ کا کام سیکھیں اور اس طرح اپنی آمد کو بڑھانے اور سلسلہ کی مالی حالت کو مضبوط بنانے میں حصہ لیں۔ پھر اگر زمیندارہ کام ہی کرنا ہے تو آپ لوگوں کا فرض ہے کہ محنت سے کام لیں اور دوسروں سے زیادہ فصل پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

میں نے ایک دفعہ انگلستان کا ایک واقعہ پڑھا تھا وہاں تین خاندان تین سال تک پانچ ایکڑ زمین پر جو انہوں نے ٹھیکہ پر لی تھی پرورش پاتے رہے اور واپسی پر تینوں خاندانوں کے پاس پانچ پانچ سو پونڈ جمع تھا اب یہ محنت کا ہی نتیجہ تھا کہ پانچ ایکڑ زمین پر تین خاندان ولایت کے طریق پر پرورش پاتے رہے اور پھر پانچ پانچ سو پونڈ نفع بھی لے آئے وہاں کوئی محنت والا نہیں ہوتا جو بھیڑ بکریاں نہ پالتا ہو یا اس نے مرغیاں نہ رکھی ہوئی ہوں یا اس نے بھینسیں نہ رکھی

:- باقی صفحہ ۷ پر :-

قارئین الفضل سے ضروری گزارش

ادارہ الفضل کی خواہش ہے کہ جماعت کے جملہ احباب کو زندگی کے تمام شعبوں سے ایک حد تک حصولِ واقفیت میں مدد دینے کے لئے ہر شعبہ کے متعلق مختصر اور عام فہم مضامین شائع کئے جائیں

اس سلسلہ میں دوستوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے شعبہ کے متعلق اختصار کے ساتھ ضروری تفاصیل تحریر فرما کر ادارہ الفضل کو ارسال فرمائیں۔ آپکی نگارشات نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھی جائیں گی اور ہر ایک کے علم میں اضافہ ہوگا۔

اس کے علاوہ بھی گزارش ہے کہ جب کبھی آپ کے سامنے کوئی ایسی بات آئے جس کا علم دوسروں کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکتا ہو وہ بات بھی آپ اختصار کے ساتھ تحریر فرما کر ہمیں ارسال فرمائیں۔

حصولِ علم ہر شخص کا بنیادی حق بھی ہے اور اس کا فریضہ بھی۔ یہ طریق جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ احباب کرام کو اپنے علم میں وسعت پیدا کرنے کا آسان ذریعہ بن سکتا ہے۔ آپ جس شعبہ سے بھی منسلک ہیں۔ اور دنیا میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں شعبے ہیں۔ آپ اس کے متعلق ضروری اور دلچسپ تفاصیل تحریر فرما کر قارئین الفضل کی ایک جائز ضرورت پوری کر سکتے ہیں۔

امید ہے احباب اس طرف توجہ فرمائیں گے

(ادارہ الفضل)

موصی حضرات متوجہ ہوں

(۱) - اگر کسی شخص کی جائیداد یا رقم بطور امانت آپ کے پاس ہو تو دفتر کو بروقت اطلاع دیں تا بعد میں کسی قسم کی کوئی دقت پیش نہ آئے

(۲) - وراثت کے تمام حصوں پر وصیت حاوی ہے۔

(۳) - آمد سے مراد ہر قسم کی آمد ہے خواہ وہ بچوں کی طرف سے بطور تحفہ کوئی رقم ہو۔

(۴) - جب بھی نقل مکانی کریں نئے پتہ سے دفتر وصیت کو فوری آگاہ کریں تا دفتر سے آپ کا رابطہ رہے۔ نیز دفتر وصیت سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر وصیت ضرور لکھا کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ :- اداریہ

سکیم اگرچہ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ثمرات پیدا کرنے کے لئے ایک لمبا عرصہ لے گی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر اس کے تمام پہلوؤں کو مدِ نظر رکھا جائے تو جس دن کوئی شخص اپنے ہاں پیدا ہونے والے بچے کو وقف کرے اسی دن وہ اپنی تربیت کا بھی سامان شروع کر دیتا ہے کیونکہ جب تک اس کی اپنی تربیت اس رنگ میں نہ ہوگی کہ وہ ایک واقفِ زندگی کی تربیت کر سکے وہ اپنے ان ایام میں پیدا ہونے والے بچے کی تربیت کس طرح کرے گا۔

پس اگر ہم اس پہلو پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ بچے جن کو وقف کیا جائے گا وہ تو بے شک آج سے خاصا عرصہ بعد جماعت کے کام کریں گے لیکن ان کے والدین فوری طور پر جماعت کی طرف زیادہ توجہ کرنے لگیں گے اپنے کردار کو بلند کریں گے اپنے آپ کو ان بچوں کی تربیت کے قابل بنانے کی کوشش کریں گے اور یہ ایک ایسی بات ہے جو ساری کی ساری جماعت سے خواہ احمدی کسی خطے میں موجود ہو۔ یہ اچھا۔ بلکہ نہایت ہی اچھا اثر ڈالے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق ارزانی فرمائے کہ اپنے گھروں میں پیدا ہونے والے بچوں کو انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کریں اور پھر ان کی تربیت میں بھرپور حصہ لیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صوفی غلام محمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

۲۳؍اپریل ۱۹۸۵ء کو جبکہ میں لندن میں تھا علی الصبح اچانک یہ خبر ملی کہ خاکسار کے والد محترم حضرت صوفی غلام محمد صاحب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔

ایک روز قبل ہی ۲۲ کو میری ان سے فون پر بات ہوئی تھی اور ان کی صحت بہت اچھی تھی اور ان کے قویٰ اتنے مضبوط تھے کہ انکی ابدی جدائی کا ذرہ بھر واہمہ بھی نہ ہوا تھا۔ اس لحاظ سے اس طرح ان کی اچانک جدائی لازماً گہرا اثر کرنے والی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا اور پیارے آقا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شفقت اور دلداری نے ڈھارس بندھائی اور محض خدا کے فضل سے طاقت صبر و برداشت عطا ہوئی اور چند لمحوں میں ہی مجھے سکینت ملی۔ حضور پُرنور نے ازراہ مہربانی جنازہ میں خاکسار کی شمولیت کے لئے ضروری انتظامات کی ہدایت فرمائی اور خدا تعالیٰ نے غیر معمولی سامان پیدا فرمائے اور میں اگلے روز ۲۴ اپریل نماز عصر سے قریباً نصف گھنٹہ قبل ربوہ پہنچ گیا اور والد صاحب مرحوم کا آخری دیدار کرنے کے بعد نماز جنازہ میں اور بہشتی مقبرہ میں تدفین میں شمولیت کی توفیق پائی۔

بوجہ رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے اور ناظر اعلیٰ ثانی ہونے کے نظام جماعت کی طرف سے جملہ جماعتہائے احمدیہ اندرون و بیرون پاکستان کو جماعت کے اس بزرگ کی وفات کی اطلاع فوری طور پر کر دی تھی۔ چنانچہ پاکستان کے دور دراز علاقوں سے ایک کثیر تعداد نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی اور تدفین میں شامل ہوئے۔ نماز جنازہ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی محترم مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے پڑھائی۔ اور قبر پر دعا بھی انہوں نے ہی کرائی۔ ہمارے گھر پر بھی بہت بڑی تعداد میں کئی روز احباب و خواتین نے تشریف لا کر اظہار تعزیت فرمایا اور اندرون و بیرون پاکستان سے تاروں خطوط فون اور قرار داد تعزیت کے ذریعہ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا جس کے لئے خاکسار اور والد صاحب مرحوم کے خاندان کے سب افراد بے حد ممنون ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزاء عطا فرمائے۔

میرا ان دنوں دل کا اپریشن تجویز ہو چکا تھا اور ہدایت یہ تھی کہ فوری واپس پہنچوں اس لئے تعزیت کے لئے آنے والے اعزہ اقارب اور احباب کو توجہ دینے اور بعض دفتری امور کو طے کرنے کے بعد صرف تیرہ دن بعد ہی خاکسار ۸؍مئی ۱۹۸۵ء کو واپس لندن پہنچ گیا اور چند روز بعد ہی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۵؍مئی ۸۵ء کو خاکسار کا کامیاب ہارٹ بائی پاس اپریشن سینٹ تھامسز ہاسپٹل لندن میں ہوا۔ ان حالات میں بہت سے خطوط کا جواب خاکسار نہیں دے سکا جس کا افسوس ہے اور احباب سے معذرت ہے۔ دنیا کے کونہ کونہ سے نہایت ہی خلوص اور محبت کے ساتھ دلداری اور تعزیت کے لئے خاکسار سب احباب و خواتین کے تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۶ اپریل ۸۵ء کو بیت الفضل لندن میں جمعہ کی ادائیگی کے بعد والد صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی نیز حضور پُرنور نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا :-

"ایک افسوس ناک خبر جو جماعت کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سلسلہ کے ایک بہت ہی مخلص اور فدائی اور نہایت منکسر مزاج بزرگ صوفی غلام محمد صاحب وفات پا گئے ہیں صوفی صاحب نہایت ہی بے لوث اور بے نفس خادم سلسلہ تھے۔ میں جب ہائی سکول میں داخل ہوا تھا تو اس وقت صوفی صاحب ہمارے استاد تھے اور آپ کو اساتذہ میں ایک خاص عزت اور محبت کے مقام پر دیکھا جاتا تھا۔ بچوں سے بہت ہمدردی رکھنے والے اور بہت ہی پیار کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود ڈسپلن کے قائل تھے یعنی کھلی چھٹی دیکر آوارہ بنانے والے نہیں تھے۔ اس کے بعد آپ کو مختلف اوقات میں سلسلہ کی مختلف خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کا لنگر بیت نور میں لگا کرتا تھا اس میں بھی بڑی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ عاجزی اور انکساری اور وفا، یہ تین باتیں ان کی گھٹی میں تھیں۔ ہر حال میں حکم کے بندے، اطاعت شعار اور کلیۃً بے نفس انسان تھے۔ میں نے ان کو بہت قریب سے دیکھا ہے مختلف وقتوں میں ان کے ساتھ، ان کے ماتحت اور ان کے اوپر بھی کام کر کے دیکھا ہے۔ وہ بہت ہی پیارا وجود تھا جو ہم سے رخصت ہوا۔ ان کی عمر قریباً ستاسی سال تھی اور آخری سانس تک خدمت ہی کرتے رہے ہیں۔ ایک دن بھی چھٹی نہیں لی۔ غالباً انکی دعا اور خواہش بھی یہی ہوگی کہ کام کرتے کرتے گزر دوں۔ چنانچہ وہ اسی کام کی حالت میں ہی رخصت ہوئے ہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق کی حیثیت سے بھی، سلسلہ کے پرانے خادم کی حیثیت سے بھی اور ناظر اعلیٰ ثانی کی حیثیت سے بھی جماعت پر ان کے بہت سے حقوق عائد ہوتے ہیں اس لئے ابھی نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب ہوگی اس میں بھی انہیں دعائیں یاد رکھیں اور بعد میں جب بھی دعائے خاص کی توفیق ملے ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں اور ان کی اولاد کے لئے بھی ہمیشہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی نیکیوں پر قائم رکھے"۔

امید ہے احباب حضور پُرنور کی اس تحریک پر ہمیشہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے رہیں گے۔

محترم والد صاحب کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ آپ کو بچپن میں ہی قادیان جانے کے کئی مواقع میسر آئے چنانچہ آپ کے والد محترم حضرت میاں محمد الدین پٹواری بلانی (جن کا نام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے رفقاء خاص کی فہرست مندرجہ ضمیمہ انجام آتھم میں تیسرے نمبر پہ درج فرمایا) کئی دفعہ اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لے کر ۱/۲ ماہ یا ۲ ماہ کی رخصت لے کر قادیان چلے جاتے اور نہ صرف خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحبت سے مستفید ہوتے بلکہ اپنے بچوں کو اس نعمت غیر مترقبہ سے برکات حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتے۔ اس پر مستزاد یہ کہ محترم والد صاحب (حضرت صوفی غلام محمد صاحب) کی پیدائش سے قبل جب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی بنیاد رکھی گئی تو میرے دادا جان کو شدید خواہش پیدا ہوئی کہ کاش ان کا بیٹا ہوتا تو وہ فی الفور اسے حصول تعلیم کے لئے اس مدرسہ میں بھجواتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو سنا اور محترم والد صاحب کی (۱۸۹۸ء میں) پیدائش ہوئی اور ان کو انہوں نے اپنی نگرانی میں ابتدائی تعلیم دلوانے کے بعد ۱۹۰۵ء میں ہی دوسری جماعت مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں داخل کروا دیا اور حضرت والد صاحب مرحوم نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات تک وہیں تعلیم حاصل کی اور آپ کو حضور اقدس کے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد مرحوم کے کلاس فیلو ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا اور اس طرح آپ کو ان خوش قسمت وجودوں میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا جنہوں نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے نہ صرف ملاقات کا شرف حاصل کیا بلکہ کئی سال ان کی صحبت سے استفادہ اور برکات حاصل کرنے کی توفیق پائی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ سے اس قدر قرب اور آپکی دعائیں جو حاصل ہوئیں ان کو قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت والد صاحب مرحوم کو اعلیٰ اخلاق و اوصاف سے متصف فرمایا۔ اور آپ نے حقیقی معنوں میں نیک اور متقیانہ زندگی بسر کی اور ایک مثالی واقفِ زندگی اور خادم سلسلہ اور خاکساری، وفاداری، سادگی۔ عشقِ الٰہی، عشقِ قرآن، محبت رسول اور اطاعت بزرگانِ دین، ایفائے عہد، ادائیگی فرائض۔ بے نفسی اور بے لوثی میں اعلیٰ نمونہ قائم کیا +

بقیہ : ارشاد فضل عمرؓ

ہوئی ہوں یا اس نے شہد کی مکھیاں نہ پالی ہوئی ہوں مگر ہمارے ہاں ایسا نہیں کیا جاتا۔ وہاں بھیڑیں رکھیں گے اور اس کی اون سے کپڑے وغیرہ بنا لیں گے ہمارے ہاں جو کچھ حاصل کیا جاتا ہے صرف زمین سے حاصل کیا جاتا ہے اور اس وجہ سے مالی حالت کبھی سدھرنے میں نہیں آتی ::

الفضل کی توسیع اشاعت
میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے
(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی سلامتی کیلئے

احمدی عورتوں کی شاندار قربانی

قلوب کی فتح بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتی

حضرت فضل عمر کے ارشادات

احمدی عورتوں کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

" ایک جگہ ہمارے آدمی گئے تو ایک اور عورت کہ وہ ..... زمیندار طبقہ میں سے نہیں تھی۔ بلکہ ان لوگوں میں سے تھی جنہیں زمیندار حقارت کے ساتھ "کمیں" کہا کرتے ہیں۔ اُس نے بھی اپنی قربانی کا نہایت شاندار نمونہ دکھایا۔ اس کے دو بیٹے اور دو پوتے تھے، جب ہمارے آدمی گئے اور انہوں نے بتایا کہ پاکستان کی حفاظت کیلئے فوج میں بھرتی ہونا چاہیئے تم بھی اپنی اولاد میں سے کسی کو پیش کرو تاکہ اسے فوج میں بھجوایا جائے۔ تو وہ اس وقت باہر کھڑی کام کر رہی تھی اس نے وہیں سے کھڑے کھڑے اپنے چار لڑکوں اور پوتوں کو آواز دی اور ہمارے (مربی) سے کہا یہ میرے دو لڑکے اور دو پوتے ہیں ان چاروں کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ پھر اُس نے اپنے لڑکوں اور پوتوں سے کہا۔ " دیکھو میں گھر میں نہیں گھسوں گی جب تک تم یہاں سے چلے نہ جاؤ"

جب ہمارے آدمی نے کہا کہ اس وقت چاروں کی ضرورت نہیں بلکہ صرف ایک نوجوان چاہیئے تو اس نے کہا۔ میں تو چاروں بھجوانے کے لیے تیار ہوں۔ آخر اصرار کر کے اس نے کہا۔ دو تو لے جاؤ۔ چنانچہ ایک کی بجائے اس نے دو نوجوان پیش کیئے اور وہ خوشی خوشی چلے گئے۔

یہ وہ روح تھی جو حقیقی رُوح ہوتی ہے اور جس کے ذریعہ سے دنیا میں قومیں بڑھا کرتی ہیں۔ وہ دن گئے جب انگریز اس ملک کے حاکم تھے اس وقت جب کوئی حملہ کرتا تو ہم انگریزوں سے کہہ سکتے تھے کہ تم جاؤ اور مقابلہ کرو۔ کیونکہ یہ تمہارا ملک ہے اور ہمارا نہیں۔ مگر اب یہ ہمارا ملک ہے اور ہمیں ہی دشمن کے مقابلہ کیلئے تیار ہونا پڑے گا۔ ..... میں تو سمجھتا ہوں وہ مقاصد جو ہمارے سامنے ہیں بغیر قربانی کے حاصل ہو ہی نہیں سکتے۔ ہم نے تو دنیا کو فتح کرنا ہے اور دنیا کی فتح قربانی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ بے شک یہ فتح قلوب کی فتح ہے مگر قلوب کی فتح بھی بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتی"

(الازھا لذوات الخمار ص ۳۰۷-۳۰۴)

جن مجالس کی ناصرات نے ابھی تک چندہ وقف جدید ادا نہیں کیا ان مجالس کی سیکرٹریان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد چندہ وصول کر کے دفتر وقف جدید میں بھجوا دیں۔

وقف جدید کا سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ چندہ اس سے قبل دفتر میں پہنچ جانا چاہیئے

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

خبروں کا پس منظر

تنظیم آزادئ فلسطین نے الجزائر میں حال ہی میں جو ڈکلریشن تیار کیا تھا (۱۵ نومبر ۱۹۸۸ء) اس میں کہا گیا "فلسطین نیشنل کونسل اس بات کی توثیق کرتی ہے کہ یہ نہایت ضروری ہے کہ ایک مؤثر عالمی کانفرنس منعقد کی جائے جو شرق الاوسط کے معاملات پر غور کرے۔ اس کانفرنس میں گفتگو کی بنیاد اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کا ریزولیوشن ۲۴۲ اور ۳۴۸ ہونی چاہیئے"۔

یاسر عرفات نے ۷ ؍ دسمبر ۱۹۸۸ء کو سٹاک ہوم میں کہا فلسطینی نیشنل کونسل نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ دو ریاستیں ہونی چاہئیں ایک فلسطین اور دوسری یہودی یعنی اسرائیل۔

یاسر عرفات نے ۱۳ ؍ دسمبر ۱۹۸۸ء کو اقوام متحدہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا "تنظیم آزادی فلسطین چاہے گی کہ پارٹیوں میں مستقل بنیاد پر امن کا فارمولا تیار کیا جائے (عرب اسرائیل کے درمیان امن) اس میں فلسطینی ریاست کے قیام کا معاملہ بھی شامل ہو گا اور دیگر قریبی ریاستوں کے امن کا سوال بھی زیر بحث آئے گا۔ سبکو امن و امان سے اپنی اپنی زندگی گذارنے کا حق ملنا چاہیئے۔

یاسر عرفات نے ۱۴ ؍ دسمبر ۱۹۸۸ء کو کہا۔ کل میں نے اپنی تقریر میں اس بات کو واضح کر دیا تھا کہ ہم سب پارٹیوں کے لئے جینے کا حق مانگتے ہیں۔ شرق الاوسط میں۔ اور اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ فلسطینیوں کو اسرائیلیوں کو اور ہمیں۔ دیگر ریاستوں کے باشندوں کو۔

بے بی ٹانک
BABY TONIC
پیکنگ ۹۰ ٹیبلٹس قیمت ۸/- علاوہ ڈاک خرچ
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۰۶/۱۷۱

خبریں

★ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے کہا ہے کہ مرکز اور پنجاب میں محاذ آرائی ختم ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی اختلافات ہو سکتے ہیں لیکن مرکز اور صوبے کے اختیارات آئین کے مطابق چلنے چاہیئں انہوں نے کہا کہ ہم دھمکی میں آنے والے نہیں۔ سارک کے رہنماؤں سے بات ہو سکتی ہے تو عوام کی عزت کے لئے اپنوں سے بھی بات کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسمبلی توڑنے کی بدنامی لینا ہوتی تو وہ اسمبلی توڑتے جہاں ہمیں کچھ فائدہ بھی ہوتا۔ ہم اسمبلیاں توڑنے پر یقین نہیں رکھتے اگر اسمبلی ناکام ہوئی تو دوسروں کی اسمبلی توڑنے کی بجائے خود عوام کے پاس جائیں گے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ آج سے غریب عوام کے لئے گورنر ہاؤس کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ محترمہ بے نظیر گورنر ہاؤس لاہور میں ایک استقبالیہ سے خطاب فرما رہی تھیں۔

★ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں بے نظیر اور نواز شریف کے درمیان پونے دو گھنٹے تک طویل مذاکرات ہوئے۔

★ بجلی کی لوڈ شیڈنگ تین ہفتوں میں ختم ہو جائے گی۔

اعلان

خاکسار کے مطب کا فون نمبر بدستور ۵۳۸ ہے جبکہ گھر میں علیحدہ فون لگ گیا ہے اس کا نمبر ۳۳۸ ہے۔

(حکیم شیخ خورشید احمد)

(خورشید یونانی دواخانہ۔ ربوہ)

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ
احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) ربوہ
فون دفتر: ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

نرینہ اولاد سے محروم ○ بے اولاد ○ اٹھرا ○ سوکھا ○ گرمی ○ گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان مرحوم
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس: ۱۹۰
۷۶۴۹۷، ۷۴۸۴۴ - ۴۳۱
برانچیں
اقصیٰ چوک نزد ٹیلر بکس ربوہ
چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
پوسٹ بکس ۴۹۸ فون ۳۱۰۲۶-۶۱
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے